سوال

(60)جو شخص سوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کا مطالبہ کرے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو شخص سوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کا مطالبہ کرے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص سوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کا مطالبہ کرے

الحمدللہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ_ امابعد :

میرے پاس بعض پاکستانی بھائیوں کی طرف سے ایک سوال آیا ہے،جس کا خلاصہ یہ ہے :ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جوسوشلزم وکمیونزم کے نفاذ کا مطالبہ کرتے اوراسلامی نظام حکومت کی مخالفت کرتے ہیں نیزان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جواس مقصد کے حصول کی خاطر ان سے تعاون کریں،اسلامی نظام حکومت کا مطالبہ کرنے والوں کی مذمت کریں اوران پر الزام تراشی اورافتراء پردازی کریں،کی ایسے لوگوں کو مسلمانوں کی مسجدوں میں ائمہ وخطباء مقرر کرنا جائز ہے ؟

الحمدللہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ، وعلی آلہ وصحبہ ومن اہتدي بہداہ

لاریب!مسلمان اماموں اورحکمرانوں پریہ واجب ہے کہ وہ اپنے تمام امورومعاملات میں اسلامی شریعت کونافذ کریں،اس کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف جنگ کریں،اس مسئلہ پر تمام علماء اسلام کا اتفاق ہے اوربحمد اللہ اس میں کوئی اختلاف نہیں،اس سلسلہ میں کتاب وسنت کے دلائل بے شمارہیں جواہل علم کو معلوم ہیں،مثلا اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء۴/۶۵)

’’تمہارے پروردگارکی قسم یہ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اورپھر جوفیصلہ تم کردواس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کوخوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے ۔‘‘

اورفرمایا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹)

''مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں، ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو، یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

نیز فرمایا: وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوریٰ ۴۲/۱۰)

''اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف (سے ہوگا)''

نیز فرمایا:

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (المائدۃ ۵/۵۰)

''کیا زمانۂ جاہلیت کے حکم (قانون) کے خواہش مند ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں، ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے اچھا حکم (قانون) کس کا ہے؟''

اور ارشاد ہے:

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (المائدہ ۵/۴۷)

''اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔''

اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ غیر اللہ کا حکم اللہ کے حکم سے اچھا ہے یا کسی غیر کا طریقہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے اچھا ہے تو وہ کافر ہے، اسی طرح اس بات پر بھی علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص یہ گمان کرے کہ کسی کے لئے حضرت محمد ﷺ کی شریعت سے خروج جائز ہے یا کسی اور شریعت کے مطابق حکم دینا جائز ہے تو وہ کافر اور گمراہ ہے۔ قرآن مجید کے مذکورہ بالا دلائل اور اجماع اہل علم کی روشنی میں سائل اور دیگر لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جو لوگ سوشلزم، کمیونزم یا دیگر مخالف اسلام مذاہب باطلہ کی دعوت دیتے ہیں، وہ کافر اور گمراہ ہیں، یہ یہود و نصریٰ سے بھی بڑے کافر ہیں کیونکہ یہ ایسے ملحد لوگ ہیں کہ ان کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہی نہیں ہے، ایسے لوگوں میں کسی کو مسلمانوں کی کسی مسجد میں امام یا خطیب مقرر کرنا جائز نہیں اور نہ ان کے پیچھے نماز جائز ہے، جو شخص ان کی ضلالت میں مددگار ثابت ہو، ان کی دعوت کو اچھا سمجھے اور داعیان اسلام کی مذمت کرے اور ان پر الزام تراشی کرے تو وہ بھی کافر اور گمراہ ہے اور تائید حمایت کرنے کی وجہ سے اس کا حکم بھی وہی ہے جو اس ملحد گروہ کا ہے۔ علماء اسلام کا اس بات پر بھی اجماع ہے کہ جو شخص اس کے لئے کوشاں ہو کہ کافروں کو مسلمانوں پر غلبہ حاصل ہو اور اس سلسلہ میں وہ ان کی کسی بھی نوعیت کی مدد کرے تو وہ انہی کی طرح کا شمار ہوگا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدہ ۵/۵۱)

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناو یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبۃ ۹/۲۳)

''اے ایمان والو!اگر تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں توان سے دوستی نہ رکھواور جوان سے دوستی رکھیں گے، وہ ظالم ہیں۔''

امید ہے جوکچھ ہم نے ذکرکیا یہ ایک طالب حق کےلئے موجب کفایت وقناعت ہے، اللہ تعالی حق بات ارشادفرماتا ہےاورراہ راست کی طرف رہنمائی فرماتا ہے، ہم اللہ تعالی کی بارگاہ قدس میں دست بدعا ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کو درست فرمادے ،انہیں حق پر جمع ہونے کی توفیق عطافرمادے ، دشمنان اسلام کوناکام ونامرادبنادے ،ان کے شیرازہ کو منتشرکردے ،ان کی جماعت کوتتر بتر کردے اور مسلمانوں کوان کے شر سے محفوظ رکھے ، بے شک وہ ہرچیز پر قادر ہے۔

وصلی اللہ علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ

سوال : ان مسلمانوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جوخودساختہ قوانین کے مطابق فیصلے کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس قرآن کریم اور سنت مطہرہ موجود ہے؟

جواب:اس قسم کے لوگوں کے بارے میں جواپنے آپ کو مسلمان بھی کہلاتے ہیں اورپھر غیر منزل من اللہ سے فیصلے کراتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی کی شریعت کافی نہیں ہے اور عصر حاضر میں وہ اس قابل نہیں کہ اس کے مطابق حکم دیاجائے ، میری رائے وہی ہے جواللہ تعالی نےاپنے حسب ذیل ارشادمیں فرمائی ہے :

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء۴/۶۵)

''تمہارے پروردگار کی قسم یہ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اورپھر جوفیصلہ تم کردواس سےاپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔''

نیز فرمایا :

وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدہ۵/۴۴)

''اورجواللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا توایسے لوگ کافر ہیں۔''

جولوگ اللہ تعالی کی شریعت کوچھوڑکر غیر شریعت سے فیصلہ کراتے ،اسے جائز سمجھتے اور شریعت الہی کی روشنی میں فیصلہ کی نسبت اسے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں توبلاشک وشبہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر، ظالم اورفاسق ہیں جیساکہ سابقہ دوآیتوں اوردیگر آیات سے ثابت ہے اورارشادباری تعالی ہے :

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (المائدہ۵۰/۵)

''کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم پر خواہش مند ہیں اوروہ جویقین رکھتے ہیں ان کےلئے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے؟''

واللہ الموفق

تنبیہ

الحمدللہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وعلی آلہ وصحبہ_ امابعد :

میں نے مجلہ ''اقراء'' شمارہ نمبر۶۰۴ مجریہ ۲۲جمادی الاولی ۱۴۰۷ ہجری میں ارسطواورارسطوقان کے درمیان گفتگوکے زیر عنوان ایک مقالہ دیکھاجس میں یہ بھی لکھا ہواتھاکہ ''طبیعت

غلطی کرتی ہے اورانسان اس کی تصیح کردیتا ہے۔''حالانکہ یہ بات ایک منکر عظیم اورکفر صریح ہے۔یادرہے فلاسفہ کا اللہ رب ذوالجلال کی ذات گرامی پر ایمان نہیں ہے،جو اللہ،خالق اورمدبر ہے،جسے کمال مطلق حاصل ہے،وہ جو کام کرتا ہے وہ بھی اورجو نہیں کرتا وہ بھی مبنی بر حکمت ہے،وہ اپنے افعال اوراقوال میں ہر قسم کی غلطی سے پاک ہے،فلاسفہ کا چونکہ خالق عظیم اوراپنے اسماء وصفات میں کامل اللہ تعالی پر ایمان نہیں ہے،اس لئے وہ حوادث وواقعات کو طبیعت کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ یہ ان کی جہالت اورحضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تعلیمات سے بعد (دوری) کا تیجہ ہے لہذا ان کی جہالت اورعدم ایمان کی وجہ سے الہیات اورشرائع سے متعلق ان کے اقوال سے فریب خوردہ نہیں ہونا چاہئے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ اس دنیا میں بیماریاں،حوادث وواقعات اورجودیگر حالات رونما ہوتے ہیں،وہ سب اللہ تعالی کی مرضی ومشیت سے رونما ہوتے ہیں اوران کے رونما ہونے میں زبردست حکمت ومصلحت بھی ہوتی ہے خواہ مخلوق کو اس سے آگاہی نہ بھی ہو،جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ (الانعام ۶/۸۳)

''بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا (اورسب کچھ) جاننے والا ہے۔''

نیز فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا (النساء ۴/۲۴)

''یقینااللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔''

مزید فرمایا: لَا یُسْـَٔلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَہُمْ یُسْـَٔلُوْنَ (الانبیاء ۲۱/۲۳)

''وہ جو کام کرتا ہے اس کی پرسش نہیں ہوگی اور (جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اس کی) ان سے پرسش ہوگی۔''

اوریہ اس کے کمال حکمت وعلم کا تقاضا ہے،ظالموں،کافروں اورجاہلوں کی باتوں سے وہ پاک ہے اوروہ بہت ہی بلندو بالا اورارفع واعلی ہے۔اللہ تعالی اوراس کے بندوں کے لئے نصیحت چونکہ واجب ہے اوراسی واجب سے عہدہ برا ہونے کے لئے یہ سطور لکھی گئی ہیں۔

واللہ ولی التوفیق'وہو حسبنا ونعم الوکیل وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ

عبدالعزیزبن عبداللہ بن باز

ڈائریکٹر جنرل

برائے ادارات بحوث علمیہ وافتاء ودعوۃ وارشاد

فتاوی مکیہ